حقیقتِ بیعت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ





دار الرضا لاہور

کلام اللہ، کلام الرسول، کلام ائمہ و کلام علماء
کی روشنی میں

حقیقتِ بیعت

تصنیف مبارک

اعلیحضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

دارالرضا ◎ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ وسلاماً علیک یا رسول اللہ



کتاب ——— حقیقت بیعت

ماخوذ ——— السنیۃ الانیقۃ فی فتاوی افریقہ

مصنف ——— اعلحضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

صفحات ——— ۳۲

تعداد ——— گیارہ صد

اشاعت ——— بار اول ۳ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ
۱۵ اگست ۱۹۹۹ء

طابع ——— اشتیاق مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ——— دارالرضا لاہور

قیمت ——— ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
فون: ۷۲۲۵۶۰۵

فہرست

سرخیاں وحاشیہ از ادارہ

اِستفتاء

اگر زید کا پیر و مُرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں اور اس کا پیر و مُرشد شیطان ہو گا یا نہیں کیونکہ تمہارا ربّ عزّوجل حکم کرتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اور ڈھونڈو طرف اس کی وسیلہ۔

الجواب

دونوں باتوں کا اِثبات

ہاں اولیائے کرام قدسنا اللہ باسرارہم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں۔ اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآنِ عظیم سے اِستنباط کریں گے ایک یہ کہ بے پیرا فلاح نہ پائے گا حضرت سیّدنا شیخُ الشیوخ شہاب الحق والدین سُہروردی قُدِّسَ سِرُّہٗ عوارفُ المعارف شریف میں فرماتے ہیں۔

سَمِعْتُ کَثِیْرًا مِّنَ الْمَشَائِخِ یَقُوْلُوْنَ مَنْ لَّمْ یَرَ مُفْلِحًا لَا یُفْلِحُ

یعنی میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سُنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔

دوسرے یہ کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے۔ عوارف شریف میں ہے۔

روی عن ابی یزید انہ قال من لم یکن

یعنی سیّدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

له استاذ فامامهٔ الشیطان سے مروی ہوا کہ فرماتے جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے۔

رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے۔

یجب علی المرید ان یتادب بشیخ فان لم یکن له استاذ لا یفلح ابدا هذا ابو یزید یقول من لم یکن له استاذ فامامه الشیطان

یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیر کبھی فلاح نہ پائے گا۔ یہ ہیں ابویزید کہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے۔

پھر فرمایا۔

سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق یقول الشجرة اذا انبتت بنفسها من غیر غارس فانها تورق ولکن لا تثمر کذالک المرید اذا لم یکن له استاذ یاخذ منه طریقته نفسا فنفسا فهو عابد هواه لا یجد نفاذا

یعنی میں نے حضرت ابوعلی دقاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سُنا کہ پیڑ جب بے کسی بونے والے کے آپ سے اُگے تو پتے لاتا ہے۔ مگر پھل نہیں دیتا یونہی مرید کے لیے اگر کوئی پیر نہ ہو جس سے ایک ایک سانس پر راستہ سیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کا پجاری ہے راہ نہ پائے گا۔

حضرت سیدنا میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی "سبع سنابل" شریف میں فرماتے ہیں"

چو پیرت نیست پیرت ست ابلیس ❁ کہ راہ دیں زدست از مکر و تلبیس

یہ مقام بہت تفصیل و توضیح چاہتا ہے

فلاح کی اقسام

فَاَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْق فلاح دو قسم ہے۔

اوّل: انجام کار رستگاری، انجام کار رستگاری اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد

ہو یہ عقیدہ اہلِ سُنّت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے بلکہ ابتدائے اسلام میں کسی دور دراز پہاڑ یا گمنام ٹاپو کے رہنے والے غافل جن کو نبوت کی خبر ہی نہ پہنچی اور دنیا سے صرف توحید پر گئے بالآخر اُن کے لیے بھی یہ فلاح ثابت۔

دلیل: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ محشر انبیاء سے مایوس پھر کر میرے حضور حاضر ہوں گے فرماؤں گا۔ اَنَا لَھَا میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر اپنے رب سے اِذن چاہوں گا، وہ مجھے اِذن دے گا میں سجدے میں گروں گا ارشاد ہوگا۔

يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

اے محمد اپنا سَر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

میں عرض کروں گا اے میرے رب میری اُمّت۔ میری اُمّت فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں جَو بھر ایمان ہو اُسے دوزخ سے نکال لو انہیں نکال کر میں دوبارہ حاضر ہوں گا سجدہ کروں گا۔ وہی ارشاد ہوگا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سُنا جائے گا مانگو کہ دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ قبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے رب میری اُمّت میری اُمّت ارشاد ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو نکال لو میں انہیں نکال کر سہ بارہ حاضر ہو کر سجدہ کروں گا فرمائیگا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہو منظور ہے جو مانگو عطا ہے شفاعت کرو مقبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے رب میری اُمّت میری اُمّت ارشاد ہوگا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے کم سے کم کمتر ایمان ہو اُسے نکال لو میں انہیں نکال کر چوتھی بار حاضر و سجدہ ہوں گا ارشاد ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سُنیں گے مانگو کہ دیں گے شفاعت کرو کہ قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا الٰہی مجھے ان کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے تجھے ایک جانا ہے۔ ارشاد ہوگا کہ یہ تمہارے سبب نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت و جلال و کبریا و عظمت کی قسم ہر موحد کو اس سے نکال لوں گا۔

اَقُول یہ اُن کے بارے میں ردِّ شفاعتِ حضور نہیں بلکہ عین قبول ہے کہ حضور کے عرض کرنے ہی پر تو جہنم سے نکالے گئے۔ فقط یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو رسالت سے توسّل کا موقع نہ ملا مجرّد عقل جتنے ایمان کے لیے کافی تھی یعنی توحید اسی قدر رکھتے تھے

ثُمَّ اَقُول معنیٔ حدیث کی یہ تقریر کہ ہم نے کی اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اس حدیث صحیح کے معارض نہیں کہ فرمایا

ما زلت اتردد علی ربی فلا اقوم فیہ مقاما الا شفعت حتی اعطانی اللہ من ذالک ان قال ادخل من امتک من خلق اللہ من اشھد ان لا الٰہ الا اللہ یوما واحدا مخلصا ومات علی ذالک

میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہوں گا۔ جس شفاعت کے لیے کھڑا ہوں گا قبول ہو گی یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا کہ تمام مخلوق میں جتنی تمہاری اُمّت ہے۔ ان میں جو توحید پر مرا ہو اُسے جنت میں داخل کر دو رواہ احمد بسند صحیح عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ

کہ یہاں کلام اُمّت میں ہے تو یہاں لا اِلٰہ الا اللہ سے پورا کلمہ طیّبہ مراد ہے جیسا کہ انہیں امام احمد و صحیح ابن حبان کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔

شفاعتی لمن شھد ان لا الٰہ الا اللہ مخلصا وان محمد رسول اللہ یصدق لسانہ وقلبہ لسانہ۔

میری شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق ہو اور دل زبان کے۔

اللھم اشھد وکفٰی بک شھیدا انی اشھد بقلبی و لسانی

ے الٰہی گواہ ہو جا اور تیری گواہی کافی ہے کہ میں اپنے دل و زبان سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ سب باطل دینوں سے کنارہ کرتا ہوا خالص اسلام والا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔

انہ لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنیفا مخلصا وما انا من المشرکین والحمد للہ رب العٰلمین

دوم: کامل رستگاری: کامل رستگاری کہ بے سبقت عذاب دخولِ جنت ہو اس کے دو پہلو ہیں۔

اوّل: **وقوع** یہ مذہبِ اہلِ سنت میں محض مشیتِ الٰہی پر ہے جسے چاہے ایسی فلاح عنایت فرمائے اگرچہ لاکھوں کبائر کا مرتکب ہو اور چاہے تو ایک گناہ صغیرہ پر گرفت کر لے اگرچہ لاکھوں حسنات رکھتا ہو، یہ عدل ہے اور وہ فضل يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے گنتی اہلِ کبائر ایسی فلاح پائیں گے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ

میری شفاعت میری امت سے کبیرہ گناہوں والوں کے لیے ہے۔

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم والبیہقی وصححہ عن انس بن مالک والترمذی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم عن جابر بن عبد اللہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس والخطیب عن کعب بن عجرۃ وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

خیرت بین الشفاعۃ وبین ان یدخل شطر امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ لانہا اعم واکفی ترونہا للمؤمنین المتقین لا ولکنہا للمذنبین المتلوثین	مجھ سے میرے رب نے فرمایا تم کو اختیار ہے چاہے شفاعت لیو چاہے یہ کہ تمہاری آدھی امت بلا عذاب داخلِ جنت ہو میں نے شفاعت اختیار فرمائی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے کیا ایسے

لہ اگرچہ وہ ایسا کریگا نہیں لقولہ تعالیٰ وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ وقولہ تعالیٰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا وقولہ تعالیٰ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۱۲ منہ غفرلہ ترجمہ یہ حدیث احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم و بیہقی نے انس بن مالک سے روایت کی اور بیہقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی و ابن حبان و حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبد اللہ بن عباس سے اور خطیب نے کعب بن عجرہ سے اور عبد اللہ بن عمر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

الخطّائین۔

ستھرے مومنوں کے لیے سمجھتے ہو نہیں بلکہ
وہ گناہگاروں آلودہ روزگاروں سخت
خطاکاروں کے لیے ہے والحمد للہ رب العلمین

رواہ احمد بسند صحیح والطبرانی فی الکبیر باسناد جید عن ابن عمر وابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ وہ بھی ہونگے جن کے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے جائیں گے قال اللہ تعالیٰ

فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(دلیل) حدیث میں ہے ایک شخص روز قیامت حاضر لایا جائے گا ارشاد ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کئے وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اعطوہ مکان کل سیئۃ حسنۃ اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو اب کہہ اٹھے گا کہ الٰہی میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو گننے میں آئے ہی نہیں۔ یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے رواہ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالجملہ وقوع کے لیے سوا اسلام اور اللہ و رسول کی رحمت کے اور کوئی شرط نہیں۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دوم: اُمّید یعنی انسان کے اَعمال اَفعال اَقوال اَحوال ایسے ہونا کہ اگر انہیں پر

لہ ترجمہ: حدیث احمد نے بسند صحیح اور طبرانی نے معجم کبیر میں بسند جید عبد اللہ بن عمر سے روایت کی اور ابن ماجہ نے ابوموسیٰ اشعری سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۲ہ ترجمہ: یہ حدیث ترمذی نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۱۲ ۳ہ ترجمہ جلدی کرو اپنی رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑان آسمان و زمین کے پھیلاؤ کے مانند ہے ۱۲۔

خاتمہ ہو تو کرم الٰہی سے امید واثق ہو کہ بلا عذاب داخل جنت کیا جائے یہی وہ فلاح ہے جس کی تلاش کا حکم ہے کہ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؏ اس لئے کہ کسب انسانی اسی سے متعلق

اُمیّد کی مزید دو اقسام

(فلاح دوم)

۱۔ فلاح ظاہر

یہ پھر دو قسم اول فلاح ظاہر حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ نرے ظاہر داروں کو مطلوب جن کی نظر صرف اعمال جوارح پر مقصود، ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی سے منزّہ کر لیا اور متقی و مفلح بن گئے اگرچہ باطن ریا[1] و عُجب[2] و حسد[3] و کینہ[4] و تکبر[5] و حُبِّ[6] مدح و حبِّ جاہ و محبت دنیا[7] و طلب[8] شہرت و تعظیم[9] اُمرا و تحقیرِ[10] مساکین و اتباعِ[11] شہوات و مداہنت[12] و کفرانِ[13] نعم و حرص[14] و بخل[15] و طولِ[16] امل و سوئے[17] ظن و عنادِ[18] حق و اصرارِ[19] باطل و مکر[20] و غدر[21] و خیانت[22] و غفلت[23] و قسوت[24] و طمع[25] و تملّق[26] و اعتمادِ[27] خلق و نسیانِ[28] خالق و نسیانِ موت و جرأت علی اللہ و نفاق[29] و اتباعِ[30] شیطان و بندگی نفس و رغبت[31] بطالت و کراہت[32] عمل و قلت[33] خشیت و جزع[34] و عدم[35] خشوع و غضب[36] للنفس[37] و تساہل فی اللہ وغیرہا مہلکات آفات سے گندہ ہو رہا ہو جیسے مزبلہ پر زربفت کا خیمہ اوپر زینت اور اندر نجاست بھر کیا۔ یہ باطنی خباثتیں ظاہری صلاح پر قائم رہنے دیں گی حاشا معاملہ پڑنے دیکھئے کونسی ناگفتنی ہے کہ نہ کہیں گے کونسی ناکردانی ہے کہ اٹھا رکھیں گے اور پھر بدستور صالح۔

آج کل بہت علمائے ظاہر اگر : عوام کی کیا گنتی آجکل بہت علمائے ظاہر اگر
متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے : متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ

؏ ترجمہ جلدی کرو اپنی رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑان آسمان و زمین کے پھیلاؤ کے مانند ہے ۱۲۔

[1] ریا : ظاہرداری، دورنگی، زمانہ سازی، دل میں جو بات ہو اس کے (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) خلاف کرنا لوگوں کو دکھانے کے لیے ۲؎ عُجب: غُرور، تکبر، خود بین، اپنی بڑائی کا اظہار کرنا (کنایۃً، تحریرًا، تقریرًا)

۳؎ حَسَد: جلن، بدخواہی، کسی کا بُرا چاہنا، کسی کی نعمت کا زوال چاہنا۔

۴؎ کِینہ: بُغض، دشمنی، عداوت، پوشیدہ دشمنی، کسی کے بارے میں دِل میں بخار رکھنا۔

۵؎ تَکَبُّر: غرور، اپنے کو دوسروں کی نسبت بڑا سمجھنا۔

۶؎ حُبِّ مَدح: تعریف پسندی، ستائش پسندی، اپنی تعریف پسند کرنا۔

۷؎ حُبِّ جاہ: مقام و مرتبہ پسندی، اپنی شان و شوکت کو پسند کرنا اور اس کے حصول کی آرزو کرنا۔ ۸؎ محبّتِ دُنیا: دُنیا کی چاہت، دین کے مقابل دُنیا کو ترجیح دینا، دُنیوی ساز و سامان میں دلچسپی لینا ۹؎ طَلبِ شُہرت: لوگوں میں اپنی شہرت اور چرچے کی آرزو کرنا، اپنے تعارف اور پہچان کی تمنّا کرنا ۱۰؎ تَعظیمِ اُمَراء: امیر لوگوں کی اُن کی امارت کے باعث عزّت و تعظیم کرنا ۱۱؎ تَحقِیرِ مَساکین: غریب لوگوں کو اُن کی غربت و مفلسی کی وجہ سے حقیر سمجھنا اور نفرت کرنا۔

۱۲؎ اِتّباعِ شَہوات: نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا ۱۳؎ مُدَاھَنَت: چرب زبانی، دورُخی، دینی کاموں میں سُستی سے کام لینا، دِل کی بات چھپانا۔

۱۴؎ کُفرانِ نِعَم (احسان) احسانات کا بھول جانا ــــ کُفرانِ نِعَم (نعمت) نعمتوں کی ناشکری کرنا، نمک حرامی، احسان فراموشی ۱۵؎ حِرص: لالچ، طمع، ہوس، آرزو ۱۶؎ بُخل: کنجوسی، تنگ دِلی۔

۱۷؎ طُولِ اَمَل: لمبی لمبی خواہشیں اور اُمّیدیں دِل میں رکھنا۔

۱۸؎ سُوءِ ظن: بدگمانی، بدظنّی۔ کسی کے بارے میں بُرا خیال کرنا ۱۹؎ عنادِ حق: حق سے بیر، سچائی کے خلاف، ضد اور ہٹ دھرمی، حق سے دشمنی۔

۲۰؎ نِسیانِ موت وجرأت علی اللہ: موت کو بھول جانا اور اللہ کے معاملات میں جری اور بےحیا ہو جانا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ۲۱؎ نفاق: دورُخی، دورنگی، ظاہر و باطن کا تضاد۔
۲۲؎ اِتّباعِ شیطان: شیطان کی فرمانبرداری، شرع کے واضح احکام کی مخالفت شیطان کی پیروی ہے ۲۳؎ بندگیٔ نفس: نفس کی عبادت اور اطاعت گزاری۔
۲۴؎ رَغبتِ بَطَالت: بیکار کاموں اور بیہودہ باتوں میں دل لگانا۔
۲۵؎ کَراھتِ عمل: کسی نیک کام میں بیزاری اور نفرت محسوس کرنا، کسی جائز کام کو عدم توجّہ اور بوجھ سمجھ کر کرنا ۲۶؎ جَزَع: گھبراہٹ اور بے صبری۔
۲۷؎ قِلّتِ خَشیَّت: خوفِ الٰہی کی کمی، اللہ سے ڈرنے اور ڈرانے کی کمی۔ بُرے عقائد و اعمال میں رغبت ولگن خوفِ الٰہی کی قلّت پر دلالت کرتی ہے ۲۸؎ عَدمِ خُشوع: دل میں عاجزی اور فروتنی کا نہ ہونا، قلبی رِقّت کا نہ ہونا، دل میں گڑگڑانے کی کیفیت نہ پایا جانا ۲۹؎ غَضَب لِلنَّفس: نفس کے لیے ناراض ہونا، اپنی ذات کیلئے غضب ناک ہونا۔
۳۰؎ اِصرارِ باطل: ناحق شے پر ضد کرنا، غلط بات پر اصرار کرنا ۳۱؎ مَکر: دھوکہ، فریب، جھانسا، عیّاری، شعبدہ بازی، چالاکی ۳۲؎ عُذر: بہانہ، حیلہ۔
۳۳؎ خِیَانت: امانت میں تصرّف کرنا، امانت میں چوری کرنا، قانون کی خلاف ورزی۔
۳۴؎ غَفلت: بے توجہی، بے پروائی، کوتاہی، بھول چُوک ۳۵؎ قَسوَت: سخت دل ہونا، سیاہ دل ہونا، بے رحم دل ہونا۔ ۳۶؎ طَمَع: لالچ، ناممکن بات کی آرزو کرنا۔ طَمَع کے تین حروف ہیں اور تینوں (نقطوں سے) خالی ہیں۔ لالچ سے آدمی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا ۳۷؎ تَمَلُّق: خوشامد، چاپلوسی، جھوٹی تعریفیں کرنا، میٹھی میٹھی باتوں میں تعریف کرنا ۳۸؎ اِعتمادِ خَلق: مخلوق پر بھروسہ اور تکیہ کرنا ۳۹؎ نِسیَانِ خَالِق: خالق کو بھول جانا، مالک کو یاد نہ کرنا ۴۰؎ تَسَاھُل فِی اللہ: اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں سُستی کرنا، حقوقِ الٰہی کی بجا آوری میں تساہل کرنا، اللہ کی راہ میں غفلت اور عدم توجہی کا مظاہرہ کرنا۔

وقلیل ما ھم میں اسے زیادہ مُشرح کرتا مگر کیا فائدہ کہ حق تلخ ہوتا ہے اس سے نفع پانا اور اپنی اصلاح کی طرف آنا درکنار، بتانے والے کے اُلٹے دشمن ہوجاتے ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہزار آف اُس نامِ علم پر کہ آجکل بہت بیدین مرتدین اللہ ورسول کی جناب میں کیسی کیسی سخت گالیاں بکتے لکھتے چھاپتے ہیں ان سے کان پر جوں نہ رینگے کہیں بے پرواہی کہیں آرام خواہی کہیں نیچری تہذیب کہیں طمع کی تخریب کہیں ملاقات کا پاس کہیں اس کا ہراس[ع] کہ ان مرتدوں کا نام لے کر ہم مسلمانوں کو ان کا کفر بتائیں تو یہ سر ہوجائیں گے اخباروں اشتہاروں میں ہماری مذمتیں گائیں گے ہزاروں جھوٹے بہتان لگائیں گے کون اپنی عافیت تنگ کرے ان ناپاک وجوہ کے باعث وہاں خموشی اور خود ان سے اعمال میں خطا بلکہ عقائد میں غلطی ہو اسے کوئی بتائے تو اب نہ وہ تہذیب نہ آرام طلبی نہ بے پرواہی نہ سلامت روی بلکہ جامے سے باہر ہو کر جس طرح بنے اس کی عداوت میں گرم جوشی حق کا جواب نہ بن آئے تو عناد و مُکابرہ[۱] سے کام لینا حتی کہ کتابوں کی عبارتیں گھڑ لیں، جھوٹے حوالے دل سے تراش لیں کہ کہیں اپنی ہی بات بالا رہے عوام کے سامنے شیخی کر کری[۲] نہ ہو یا وہ جو وعظ وغیرہ کے ذریعہ سے مل رہتا ہے اس میں کھنڈت[۳] نہ پڑے کیا اسی کا نام تقویٰ ہے حَاشَ لِلّٰہِ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگوئیوں کے مقابل وہ خوابِ خرگوش اور اپنے نفس کی بے جا حمایت میں یہ جوش و خروش تو یہ کہتا ہے کہ اللہ ورسول کی عظمت سے اپنے نفس کی عظمت دل میں سوا ہے اب اسے کیا کہیے سوا اس کے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ بِالۡجُمۡلَۃِ[۴] اس صورت کو فلاح سے علاقہ نہیں صاف ہلاک ہے بلکہ فلاح ظاہر یہ کہ دل وبدن دونوں پر جتنے احکام الٰہیہ ہیں سب بجالائے نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے نہ کسی صغیرہ پر مُصر رہے۔

---

[۱] مُکابرہ: بحث کر کے کسی پر اپنی بزرگی ثابت کرنا۔ [۲] شیخی کرکری ہونا، گھمنڈ، بات بگڑنا

[۳] کھنڈت: خلل، مزاحمت، حرج، حرج واقع نہ ہو، سلسلہ منقطع نہ ہوجائے۔

[۴] بالجملہ: حاصل کلام [۵] ہراس: ڈر اور خوف

نفس کے خصائل ذمیمہ اگر دفع نہ ہوں تو معطّل رہیں ان پر کاربند نہ ہو مثلاً دل میں بخل ہے تو نفس پر جبر کر کے ہاتھ کشادہ رکھے حسد ہے تو محسود کی برائی نہ چاہے وعلیٰ ہذا القیاس کہ یہ جہاد اکبر ہے اور اس کے بعد مواخذہ نہیں بلکہ اجر عظیم ہے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ثلاث لم تسلم منها هذه الامة الحسد والظن والطیرة الا انبئکم بالمخرج منها اذا ظننت فلا تحقق واذا حسدت فلا تبغ واذا تطیرت فامض۔

تین خصلتیں اس اُمت سے نہ چھوٹیں گی حسد اور بدگمانی اور بدشگون۔ کیا میں تمہیں ان کا علاج نہ بتادوں بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

رواہ رستة فی کتاب الایمان عن الامام الحسن البصری مرسلا ووصله ابن عدی عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ اذا حسدتم فلا تبغوا واذا ظننتم فلا تحققوا واذا تطیرتم فامضوا وعلی اللہ فتوکلوا یہ فلاحِ تقویٰ ہے اس سے آدمی سچا متقی ہو جاتا ہے ہم نے اسے فلاح ظاہر بایں معنے کہا کہ اس میں جو کچھ کرنا نہ کرنا ہے اس کے احکام ظاہر و واضح ہو چکے ہیں قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۔

فلاحِ باطن (ظاہری و باطنی رزائل سے خالی)

دوم فلاح باطنی کہ قلب و قالب رذائل سے تخلّی[1] اور فضائل سے متحلّی کر کے بقایائے شرک خفی دل سے دور کئے جائیں یہاں تک کہ لَا مَقْصُودَ اِلَّا اللہ[2]

---

[1] خالی ۱۲

[2] کوئی مقصود نہیں سوائے اللہ کے۔

پھر آراستہ "لا مشھود الا اللہ"[1] پھر "لا موجود الا اللہ"[2] متجلی ہو۔ یعنی اولاً ارادہ غیر سے خالی ہو پھر غیر نظر سے معدوم ہو پھر حق حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کے لیے باقی سب ظلال و پر تو یہ منتہائے فلاح و فلاح احسان ہے فلاح تقویٰ میں تو عذاب سے دوری اور جنت کا چین تھا کہ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز جو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ ضرور فلاح کو پہنچا اور فلاح احسان اس سے اعظم ہے کہ عذاب کا کیا ذکر کسی قسم کا اندیشہ وغم بھی ان کے پاس نہیں آتا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون بہر حال اس فلاح کے لیے ضرور پیر و مرشد کی حاجت ہے چاہے قسم اول کی ہو یا دوم کی۔

اقسام مرشد اور اسکی شرائط

اقول اب مرشد بھی دو قسم ہے۔

اول عام کہ کلام اللہ و کلام الرسول و کلام ائمہ شریعت و طریقت و کلام علمائے دین، اہل رشد و ہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علما، علما کا رہنما کلام ائمہ، ائمہ کا مرشد، کلام رسول، رسول کا پیشوا کلام اللہ جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم وسلم۔ فلاح ظاہر ہو خواہ فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں جو اس سے جدا ہے بلاشبہ کافر ہے یا گمراہ اور اس کی عبادت برباد و تباہ۔

دوم: خاص کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے یہ مرشد خاص جسے پیر و شیخ کہتے ہیں پھر دو قسم ہے

شیخ اتصال[3]: اول شیخ اتصال یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لیے چار شرطیں ہیں۔

---

[1] ترجمہ: کوئی نظر میں نہیں سوائے اللہ کے ۱۲

[2] ترجمہ کوئی وجود ذاتی نہیں رکھتا سوا اللہ کے ۱۲ [3] جو اللہ سے واصل ہو۔

۱۔ شیخ کا سلسلہ باتِّصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو۔ بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتِّصال ناممکن۔ بعضؔ لوگ بلا بیعت محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجّادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعتؔ کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اِذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یاؔ سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہوس اس میں اذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں یاؔ سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتّصال حاصل نہ ہوگا بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے۔

۲۔ شیخ سُنّی صحیح العقیدہ ہو بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک۔ آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں حتیٰ کہ وہابیہ نے کہ سب سے منکر و دشمن اولیاء ہیں مکاری کے لیے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے، ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست   پس بہر دستے نباید داد دست

۳۔ عالم ہو اقولؔ علم فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بد مذہب نہیں کل ہو جائے گا۔ ع

فَمَنْ لَّمْ یَعْرِفِ الشَّرَّ فِیْوْمًا یَّقَعْ فِیْهِ[۱]

صدہا کلمات و حرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہِ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں۔ اوّل تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے تو بہ بھی کرلے مگر وہ جو سجادۂ مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے واذا[۲]

---

[۱] ترجمہ۔ جو شر سے آگاہ نہیں ایک دن اس میں پڑ جائے گا ۱۲

[۲] ترجمہ۔ اور جب اس سے کہا جائے اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھتی ہے گناہ کی ۱۲۔

قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا اتنا کہ آپ توبہ کرلیں گے قول و فعل کف سے جو بیعت فسخ ہوگئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگرچہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو یہ ان کا نفس کیونکر گوارا کرے نہ اسی پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑ دیں لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے لہٰذا عالم عقائد ہونا لازم۔

۴، فاسق معلن نہ ہو۔ اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ فجر و فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارۂ فاسق ہے فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعًا[1]

دوم: **شیخ ایصال**[2] کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس و مکائد شیطان و مصائد ہوا سے آگاہ ہو دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے نہ محض سالک ہو نہ نرا مجذوب عوارف شریف میں فرمایا کہ یہ دونوں قابل پیری نہیں،

اقول اس لیے کہ اول خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا طریق تربیت سے غافل بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب اور اول اولیٰ ہے۔ اقول اس لیے کہ وہ مراد ہے اور یہ مرید۔

بیعت، اقسام اور فوائد و برکات

پھر بیعت بھی دو قسم ہے۔

۱۔ **بیعت برکت**، اوّلی بیعت برکت کہ صرف تبرک کے لیے داخل سلسلہ ہوجانا۔ آجکل عام بیعتیں یہی ہیں وہ بھی نیک نیتوں کی ورنہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ

---

[1] ترجمہ اسے امامت کے لیے آگے کرتے ہیں اس کی تعظیم ہے اور شرع میں تو اس کی توہین واجب ہے ۱۲، [2] جو اللہ سے وصل کرانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

کیلئے ہوتی ہے وہ خارج از بحث ہیں اس بیعت کیلئے شیخ اتصال کہ شرائطِ اربع کا جامع ہو۔ بس ہے۔
اَقُولُ بیکار یہ بھی نہیں مفید اور بہت مفید اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے محبوبانِ خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھ جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسہٖ سعادت ہے۔

اولاً ان کے خاص غلاموں سالکانِ راہ سے اس امر میں مشابہت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے
سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں واعلم ان الخرقۃ خرقتان خرقۃ الارادۃ وخرقۃ التبرک والاصل الذی قصدہ المشائخ للمریدین خرقۃ الارادۃ و خرقۃ التبرک تشبہ بخرقۃ الارادۃ فخرقۃ الارادۃ[1] للمرید الحقیقی وخرقۃ التبرک وللمتشبہ ومن تشبہ بقوم فھو منھم ثانیاً ان غلامان خاص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہونا ع

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کا رب عزّوجل فرماتا ہے۔

ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ وہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔
ثالثاً محبوبانِ خدا سایۂ رحمت رکھتے ہیں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظرِ رحمت رکھتے ہیں امام یکتا سیدی ابو الحسن نور الملۃ والدین علی قدس سرہٗ بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں۔ حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص

---

[1] ترجمہ: واضح ہو کہ خرقے دو ہیں خرقۂ ارادت و خرقۂ تبرک مشائخ کا مریدوں سے اصلی مطلوب خرقۂ ارادت ہے خرقۂ تبرک اس سے مشابہت ہے تو حقیقی مرید کے لیے خرقۂ ارادت ہے اور مشابہت چاہنے والے کے لیے خرقۂ تبرک اور جو کسی قوم سے مشابہت چاہے وہ انہیں میں سے ہے ۱۲

حضور کا نام لیوا ہوا اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو، کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہوگا فرمایا،

من انتمی الی وتسمی لی قبلہ اللہ تعالیٰ	جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام
وتاب علیہ ان کان علی سبیل مکروہ	میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے
وھو من جملۃ اصحابی وان ربی	قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو
عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی	اسے توبہ دیگا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں
واھل مذھبی وکل محب لی الجنۃ	ہے اور بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا والحمد للہ رب العلمین۔

۲۔ **بیعت ارادت : دوئم** بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کردے اُسے مطلقاً اپنا حاکم ومالک ومتصرف جانے اُس کے چلانے پر راہ سلوک چلے کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لیے اس کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں انہیں افعالِ خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور جانے اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے یہ بیعتِ سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لی ہے جیسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

بایعنا رسول اللہ صلی اللہ	ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس
تعالیٰ علیہ وسلم علی	پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی وناگواری

السمع والطاعة في العسر و	میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب
الیسر والمنشط والمکرہ	حکم کے کسی حکم میں چون وچرا نہ کریں گے. شیخ
وان لا ننازع الامر اھلہ	ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم
	میں مجال دم زدن نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے.
وما کان لمومن ولا مؤمنة	کسی مسلمان مرد وعورت کو نہیں پہنچتا کہ جب اللہ و
اذا قضی اللہ ورسولہ	رسول کسی معاملہ میں کچھ فرمادیں پھر انہیں اپنے
امرا ان یکون لھم الخیرة من	کام کا کوئی اختیار رہے اور جو اللہ ورسول کی
امرھم ومن یعص اللہ و	نافرمانی کرے وہ کھلا گمراہ ہوا.
رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ہ	عوارف شریف میں ارشاد فرمایا.
دخولہ فی حکم الشیخ دخولہ	شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ ورسول کے زیر حکم ہونا
فی حکم اللہ ورسولہ واحیاء	اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرنا.
سنة المبایعة.	

نیز فرمایا.

ولا یکون ھذا الا لمرید حصر	یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لیے جس نے اپنی جان
نفسہ مع الشیخ وانسلخ من	کو شیخ کی قید میں کر دیا اور اپنے ارادہ سے
ارادة نفسہ وفنی فی الشیخ	بالکل باہر آیا اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں
بترك اختیار نفسہ.	فنا ہو گیا.

پھر فرمایا.

ویحذر الاعتراض علی الشیوخ	پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لیے زہر
فانہ السم القاتل للمریدین	قاتل ہے کہ کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر
وقل ان یکون مرید یعترض	کوئی اعتراض کرے پھر فلاح پائے شیخ کے

علی الشیخ بباطنه فیفلح ویذکر المرید فی کل ما اشکل علیه من تصاریف الشیخ قصة الخضر علیه السلام کیف کان یصدر عن الخضر تصاریف ینکرها موسیٰ ثم لما کشف عن معناها بان وجه الصواب فی ذٰلک فھکذا ینبغی للمرید ان یعلم ان کل تصرف اشکل علیه من الشیخ عند الشیخ فیه بیان وبرھان للصحة

تصرّفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ معلوم ہوتے ہوں ان میں خضر علیہ الصّلاۃ والسلام کے واقعات یاد کرے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا بیگناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انہوں نے کیا یونہی مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح نہیں معلوم ہوتا شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیل قطعی ہے۔

امام ابوالقاسم قشیری رسالہ میں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی کو فرماتے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابو سہل صعلوکی نے فرمایا مَنْ قَالَ لِاُسْتَاذِہٖ لِمَ لَا یُفْلِحُ اَبَدًا جو اپنے پیر سے کسی بات میں کیوں کہیگا کبھی فلاح نہ پائے گا۔ نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ جب یہ اقسام معلوم ہو لئے اب حکم مسئلہ کی طرف چلئے

مُرشِدِ عام کی اہمیّت اور اس سے جُدائی کے اسباب

مطلق فلاح کے لیے مُرشِد عام کی قطعًا ضرورت ہے فلاح تقویٰ ہو یا فلاحِ احسان اس مُرشد سے جدا ہو کر ہرگز نہیں مل سکتی اگرچہ مرشد خاص رکھتا بلکہ خود مرشد خاص بنتا ہو اوّل پھر اس سے جدائی دو طرح ہے۔

اعمالِ شرعیہ کی عدم پیروی کے باعث

اوّل صرف عمل میں جیسے کسی کبیرے کا مرتکب یا صغیرے پر مصر اور اس سے بدتر ہے وہ جاہل کہ علما کی طرف رجوع ہی نہ لائے اور اس سے بدتر وہ

کہ باوصف جہل ذی رائے بنے۔ احکام علماء میں اپنی رائے کو دخل دے یا حکم کیخلاف اپنے یہاں کے باطل رواج پر اڑے اور اسے حدیث و فقہ سے بتا دیا جائے کہ یہ رواج بے اصل ہے جب بھی اسی کو حق کہے۔ بہر حال یہ لوگ فلاح پر نہیں اور بعض بعض سے زائد ہلاک میں ہیں مگر صرف ترکِ عمل کے سبب نہ بے پیرا ہوا نہ اس کا پیر شیطان جبکہ اولیاء و علمائے دین کا سچے دل سے معتقد ہو اگرچہ شامتِ نفس نافرمانی پر لائے کہ بیعت جس طرح باعتبار پیرِ خاص دو قسم تھی یونہی باعتبار مرشدِ عام بھی۔ اگر اس کے حکم پر چلتا ہے بیعت ارادت رکھتا ہے ورنہ بیعت برکت سے خالی نہیں کہ ایمان و اعتقاد تو ہے تو گنہگار سنی اگر کسی پیر جامع شرائط اربعہ کا مرید ہے فبہا ورنہ بوجہ حسن اعتقاد مرشدِ عام کے منتسبوں میں ہے۔ اگرچہ نافرمانی کے باعث فلاح پر نہیں۔

عقائد اسلامی و اعمالِ شرعی کی مخالفت کے باعث

دوم منکر ہو کر جدائی مثلاً

۱۔ وہ ابلیسی مسخرے کہ علمائے دین پر ہنستے اور ان کے احکام کو لغو سمجھتے ہیں انہیں میں ہیں وہ جھوٹے مدعیانِ فقر جو کہتے ہیں کہ عالموں فقیروں کی سدا سے ہوتی آئی ہے یہاں تک کہ بعض خبیثوں صاحبِ سجادہ بلکہ قطبِ وقت بننے والوں کو یہ لفظ کہتے سنے گئے کہ عالم کون ہے سب پنڈت ہیں عالم تو وہ ہو جو انبیائے بنی اسرائیل کے سے معجزے دکھائے۔

۲۔ وہ دہریے ملحد فقیر و ولی بننے والے جو کہتے ہیں شریعت راستہ ہے ہم تو پہنچ گئے ہمیں راستے سے کیا کام۔ ان خبیثوں کا رد ہمارے رسالہ "مقالِ عرفا باعزاز شرع و علماء" ۱۳۲۷ھ میں ہے امام ابوالقاسم قشیری قدس سرہٗ رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں

ابو علی الروذباری بغدادی اقام بمصر ومات بہا سنۃ اثنتین

یعنی سیدی ابو علی روذباری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغدادی ہیں۔ مصر میں اقامت

وعشرین وثلثمائة صحب الجنید و النوری اظرف المشائخ واعلمھم بالطریقة سئل عمن یستمع الملاھی ویقول ھی لی حلال لانی وصلت الی درجة لاتوثر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولکن سقر

فرمائی اور اسی میں ۳۲۲ھ تین سو بائیس میں وفات پائی سید الطائفہ جنید و حضرت ابو الحسن احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اصحاب سے ہیں مشائخ میں ان سے زیادہ علم طریقت کسی کو نہ تھا اس جناب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا اور کہتا ہے یہ میرے لیے حلال ہیں اس لیے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر کچھ اثر نہیں ڈالتا فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور مگر کہاں تک جہنم تک۔

عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہٗ کتاب "اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاہِر فی عقائد الاکابر" میں فرماتے ہیں حضور سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ کہتے ہیں۔

ان التکالیف کانت وسیلة الی الوصول وقد وصلنا

شریعت کے احکام تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہوگئے۔

فرمایا۔

صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر والذی یسرق ویزنی خیر ممن یعتقد ذالک۔

وہ سچ کہتے ہیں واصل تو ضرور ہوئے مگر جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں۔

۳۔ وہ جاہل اجہل یا ضال اضل کہ بے پڑھے یا چند کتابیں پڑھ کر بزعم خود عالم بن کر ائمہ سے بے نیاز ہو بیٹھے جیسا قرآن وحدیث ابو حنیفہ و شافعی سمجھتے تھے ان کے زعم میں یہ بھی سمجھتے ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر کہ انہوں نے قرآن وحدیث کے خلاف حکم دیئے یہ ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں یہ گمراہ بد دین غیر مقلدین ہوئے۔

۴۔ ان سے بدتر وہابیت کی اصل علت کہ تقویت الایمان پر سر منڈا بیٹھے اس کے مقابل قرآن و حدیث پس پشت پھینک دیئے اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اس ناپاک کتاب کے طور پر معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اور یہ اللہ و رسول کو پیٹھ دے کر اسی کے مسائل پر ایمان لائیں۔

۵۔ ان سے بدتر ان میں دیوبندی کہ انہوں نے گنگوہی نانوتوی تھانوی اپنے احبار و رہبان کے کفر کو اسلام بنانے کے لیے اللہ و رسول کو سخت گالیاں قبول کیں۔

۶۔ قادیانی۔

۷۔ نیچری۔

۸۔ چکڑالوی۔

۹۔ روافض۔

۱۰۔ خوارج۔

۱۱۔ نواصب۔

۱۲۔ معتزلہ بالجملہ جملہ مرتدین یا ضالین معاندین دین کہ سب مرشد عام[1] کے مخالف و منکر ہیں یہ اشد ہالک ہیں اور ان سب کا پیر یقیناً شیطان۔ اگرچہ بظاہر کسی کی بیعت کا نام لیں بلکہ خود پیر و ولی و قطب بنیں قال اللہ تعالیٰ

استحوذ علیہم الشیطان فانسٰھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون	شیطان نے انہیں اپنے گھیرے میں لے کر اللہ کی یاد بھلا دی وہی شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں

والعیاذ باللہ رب العلمین

---

[1] یعنی قرآن مجید، احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ائمہ مجتہدین، اقوال ائمہ، اقوال علماء۔

فلاحِ تقویٰ

کیا بے پیر کا پیر شیطان ہے؟ کیا بے پیر فلاح نہیں پائے گا؟

فلاح تقویٰ اقول[1] اس کے لیے مرشد خاص کی ضرورت بایں معنے نہیں کہ بے اس کے یہ فلاح مل ہی نہ سکے یہ جیسا کہ اوپر گزرا۔ فلاح ظاہر ہے اس کے احکام واضح ہیں آدمی اپنے علم سے یا علمائے سے پوچھ پوچھ کر متقی بن سکتا ہے اعمالِ قلب میں اگرچہ بعض دقائق ہیں مگر محدود ہیں اور کتب ائمہ مثل امام ابو طالب مکی و امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہما میں مشروح تو بے بیعت خاص بھی اس کی راہ کشادہ اور اس کا دروازہ مفتوح ہے جبکہ اسی قدر پر اقتصار کرے تو ہم اوپر بیان کر آئے کہ غیر متقی سنی بھی بے پیرا نہیں، متقی کیونکر بے پیرا یا معاذ اللہ مرید شیطان ہو سکتا ہے اگرچہ کسی خاص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو کہ یہ جس راہ میں ہے اس میں مرشدِ عام کے سوا مرشد خاص کی ضرورت ہی نہیں تو جتنا پیر اسے درکار ہے حاصل ہے تو اولیا کا قول دوم کہ جس کیلئے شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اس سے متعلق نہیں ہو سکتا اور قول اوّل کہ بے پیرا فلاح نہیں پائیگا تو بداہۃً اس پر صادق نہیں فلاحِ تقویٰ بلاشبہ فلاح ہے اگرچہ فلاحِ احسان اس سے اعظم و اجل ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما ہ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچے تو ہم تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والے مکان میں داخل فرمائیں گے یہ بلاشبہ فوز عظیم ہے۔ مولا تعالیٰ نے اہل تقویٰ و اہل احسان دونوں کے لیے اپنی معیت ارشاد فرمائی۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ہ بیشک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان کے جو اہل احسان ہے، یہ کیسا فضل عظیم ہے اور فلاح کیلئے کیا چاہیے۔

اقول بات یہ ہے کہ تقویٰ عموماً ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس فلاح یعنی

---

[1] اَقُوْلُ: میں کہتا ہوں۔

عذاب سے رستگاری کے لیے بفضل الٰہی حسب وعدۂ صادقہ کافی ووافی احسان یعنی سلوک راہ ولایت اعلیٰ درجے کا مطلوب ومحبوب ہے مگر اس کی طرح فرض نہیں ورنہ اولیاء کے سوا کہ ہر دورہ میں صرف ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوتے ہیں باقی کروڑ ہا کروڑ مسلمان ہزار ہا علما وصلحا سب معاذ اللہ تارک فرض وفساق ہوں اولیائے نے بھی کبھی اس راہ کی عام دعوت نہ دی کروڑوں میں سے معدودے چند کو اس پر چلایا اور اس کے طالبوں میں سے بھی جسے اس بار کے قابل نہ پایا واپس فرمایا۔ فرض سے واپس کرنا کیونکر ممکن تھا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا[1] لا یکلف اللہ نفسا الا ما اٰتٰہا عوارف شریف میں ہے اما خرقۃ التبرک یطلبہا من مقصودہ التبرک بزی القوم ومثل ھذا لا یطالب بشرائط الصحبۃ بل یوصی بلزوم حدود الشرع ومخالطۃ ھٰذہٖ الطائفۃ لیعود علیہ برکتہم ویتأدب باٰدابہم فسوف یرقیہ ذلک الی الاھلیۃ لخرقۃ الارادۃ فعلی ھذا خرقۃ التبرک مبذولۃ لکل طالب وخرقۃ الارادۃ ممنوعۃ الا من الصادق الراغب یعنی خرقۂ تبرک ہر ایک کو دیا جاسکتا ہے اور خرقہ اسی کو دیا جائے گا جو اس کا اہل ہو نا اہل سے اس راہ کے شرائط کا مطالبہ نہ کریں گے۔ صرف اتنا کہیں گے کہ شریعت کا پابند رہ اور اولیاء کی صحبت اختیار کر کہ شاید اس کی برکت اسے خرقۂ ارادت کا اہل کردے۔ تو ظاہر ہوا کہ اس کا ترک نافی فلاح نہیں نہ کہ مَعاذ اللہ مرید شیطان کردے۔ اکابر عُلَما وائمہ میں ہزار ہا وہ گذرے جن سے یہ بیعت خاصہ ثابت نہیں یا کی تو آخر عمر میں بعد حصول مرتبۂ امامت اور وہ بھی بیعت برکت جیسے امام ابن حجر عسقلانی نے سیّدی مدین قدس سرہٗ کے دستِ مُبارک پر

---

[1] ترجمہ: اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنے کی جو اسے دیا ہے۔ ۱۲

اَقُوْل ہاں جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے باطل ولغو جانے وہ ضرور گمراہ و بے فلاح اور مُرید شیطان ہے جبکہ انکار مطلق ہو اور اگر اپنے عصر و مصر میں کسی کو بیعت کیلئے کافی نجانے تو اس کا حکم اختلافِ منشاء سے مختلف ہوگا اگر یہ اپنے تکبّر کے باعث ہے تو الیس فی جھنم مثوی المتکبرین کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانا نہیں اور اگر بلا وجہ شرعی اپنی بدگمانی کے باعث سب کو نااہل جانے تو یہ بھی کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ مفلح نہیں اور اگر ان میں وہ باتیں ہیں کہ اشتباہ میں ڈالتی ہیں اور یہ بنظر احتیاط بچتا ہے تو الزام نہیں انّ من الحزم سوء الظن دع مایریبک الی مالا یریبک[۱]

فلاحِ احسان

بیعت کی اہمیّت وضرورت؟
اوصافِ مرشد کامل
راہِ سلوک کی باریکیاں وتاریکیاں
بے مرشد خاص، ریاضت ومجاہدہ کرنیوالے کیلئے سخت شرائط
فلاحِ احسان کا ثبوت قرآن مجید سے

فلاحِ احسان کیلئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخِ ایصال کی شیخ اتصال اس کیلئے کافی نہیں اور اس کے ہاتھ پر بھی بیعت ارادت ہو بیعت برکت یہاں بس نہیں اس راہ میں وہ شدید باریکیاں وہ سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک کامل اکمل اس راہ کے تمام نشیب وفراز سے آگاہ وماہر حل نہ کرے حل نہ ہوں گی نہ کُتبِ سُلوک کا مطالعہ کام دے گا۔ کہ یہ دقائق تقوی کی طرح محدود ومعدود نہیں جن کا ضبط کتاب کرسکے۔

اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِعَدَدِ اَنْفَاسِ   اللہ تک راستے اتنے ہیں جتنی تمام مخلوقات

---

[۱] ترجمہ بیشک احتیاط میں داخل ہے برا پہلو بچنے کیلئے سوچ لینا جس بات میں تجھے دغدغہ ہو اسے چھوڑ کر وہ اختیار کر جو بے دغدغہ ہو (دَغدغہ: کھٹکا، اندیشہ۔)

الخلائق۔ کی سانسیں۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ان اللہ لایتجلّی لعبد فی صفتین ولا فی صفۃ لعبدین الخ عزّوجل نہ ایک بندے پر دو صفتوں میں تجلی فرمائے نہ ایک صفت سے دو بندوں پر[۱] رواہ فی البھجۃ الشریفۃ وفیہ ثنیا یطول شرحھا اور ہر راہ کی دشواریاں باریکیاں گھاٹیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھ سکے گا نہ کتاب بتائے گی اور وہ پرانا دشمن مکار پرفن ابلیس لعین ہر وقت ساتھ ہے اگر بتانے والا آنکھیں کھولنے والا ہاتھ پکڑنے والا مدد فرمانے والا ساتھ نہ ہو تو خدا جانے کس کھوہ میں گرائے کس گھاٹی میں ہلاک کرے ممکن کہ سلوک درکنار معاذ اللہ ایمان تک ہاتھ سے جائے جیسا کہ بارہا واقع ہو چکا ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابلیس کے مکر کو رد فرمانا اور اس کا کہنا کہ اے عبدالقادر تمہیں تمہارے علم نے بچا لیا ورنہ اسی دھوکے سے میں نے ستر اہل طریق ہلاک کیے ہیں۔ معروف و مشہور اور کتب آئمہ مثل بہجۃ الاسرار شریف وغیرہا میں مروی و مسطور

اقول حاشا یہ مرشد عام کا عجز نہیں بلکہ اس کے سمجھنے سے سالک کا عجز ہے مرشد عام میں سب کچھ ہے ما فرّطنا فی الکتٰب من شیئ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی مگر احکام ظاہر عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جس کے سبب عوام کو علماء علماء کو آئمہ کو رسول کی طرف رجوع فرض ہوئی کہ

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

یہی حکم یہاں بھی ہے اور یہاں اہل الذکر وہ مرشد خاص باوصاف مذکورہ ہے تو جو اس راہ میں قدم رکھے اور ۱۔ کسی کو پیر نہ بنالے ۲۔ کسی مبتدع ۳۔ کسی جاہل کا مرید ہو جو پیر اتصال بھی نہیں، ۴۔ ایسے کا مرید ہو جو صرف پیر اتصال ہے قابل ایصال نہیں اور

---

[۱] یہ ارشاد مبارک بہجۃ الاسرار شریف میں روایت کیا اور اس میں ایک استثناء ہے جس کی شرح طویل ہے ۱۲

اس کے بھروسے پر یہ راہ طے کرنا چاہیے ۵۔ شیخ ایصال ہی کا مرید ہو مگر خودرائی برتے، اس کے احکام پر نہ چلے تو یہ شخص اس فلاح کو نہ پہنچے گا اور اس راہ میں ضرور اس کا پیر شیطان ہوگا جس سے تعجب نہیں کہ اُسے اصل فلاح یعنی نفس ایمان سے دور کردے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَقُوْلُ بلکہ اس کا نہ ہونا ہی تعجب ہے یہ نہ سمجھو کہ غلطی پڑیگی تو اسی قدر کہ اس راہ میں بھٹکے گا یہ فرض نہ تھی کہ اس کے نہ پانے سے اصل فلاح نہ رہے نہیں نہیں عُدُوّ لعین تو دشمن ایمان ہے وقت و موقع کا منتظر ہے وہ کرشمے دکھاتا ہے جن سے عقائد ایمانی پر حرف آتا ہے آدمی ایک بات سُنے ہوئے ہے اور اب آنکھوں سے اس کے خلاف دیکھے تو کس قدر مشکل ہے کہ اپنے مشاہدے کو غلط جانے اور اسی اعتقاد پر جا رہے حالانکہ لیس الخبر کالمعاینہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ پیر کامل چاہیے کہ ان شبہات کا کشف کرے رسالہ مبارکہ امام قشیری میں ہے اعلم ان فی ھذہ الحالۃ قلما یخلو المرید فی اوان خلوتہ فی ابتداء ارادتہ من الوساوس فی الاعتقاد الی اٰخر ما افاد وجاد علینا بہ رحمۃ الملک الجواد۔[1]

ثم اَقُوْلُ غالب یہی ہے کہ بے پیر اس راہ کا چلنے والا ان آفتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اور گرگ[2] شیطان اسے بے راعی کی بھیڑ پاکر نوالہ کر لیتا ہے اگرچہ ممکن کہ لاکھوں میں ایک ایسا ہو جسے جذبِ ربانی کفایت و کفالت کرے اور بے توسط پیر اسے مکائد نفس و شیطان سے بچاکر نکال لے جائے اس کے لیے مرشد عام مرشد خاص کا کام دے گا۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے مرشد خاص ہوں گے کہ بے توسط نبی کوئی وصول ممکن نہیں مگر یہ ہے تو نہایت نادر ہے اور نادر کے لیے حکم نہیں ہوتا۔

ثم اَقُوْلُ بے مرشد خاص اس راہ میں قدم رکھنے والوں میں بڑا خوش نصیب وہ ہے کہ ریاضتیں چلّے مجاہدے کرے اور اس پر اصلاً فتح یاب نہ ہو راہ ہی نہ کھلے جس کی

---

[1] ترجمہ۔ واضح ہو کہ اس حالت میں ابتدائے ارادت میں زمانہ خلوت میں کم کوئی مرید ہوگا جسے عقائد میں وسوسے نہ آئیں ۱۲
[2] گُرگ: بھیڑیا۔

دشواریاں پیش آئیں یہ اپنی فلاح تقویٰ پر قائم رہے گا دو۲ شرط سے۔ ایک یہ کہ اس کا مجاہدہ اسے عُجب نہ دلائے اپنے آپ کو اوروں سے اچھا نہ سمجھنے لگے ورنہ فلاح تقویٰ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا دوسرے یہ کہ عظیم محنتوں کے بعد محرومی کی تنگدلی اسے کسی عظیم امر میں نہ ڈال دے کہ کوئی کلمہ سخت کہہ بیٹھے یا دل سے منکر ہو جائے کہ اس وقت فلاح در کنار اس کا پیر شیطان ہو جائے گا اور اگر اپنی تقصیر سمجھا اور تذلل و انکسار پر قائم رہا تو اس حکم سے مستثنےٰ رہے گا کہ جب راہ نہ کُھلی تو راہ چلا ہی نہیں اور اس کے مثل ہوا جو فلاح تقویٰ پر مُقتصر رہا۔

اَقُوْلُ قرآن کریم کے لطائف نامتناہی ہیں اس بیان سے آیۂ کریمہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ[۱] کے مُبارک جملوں کا حُسنِ ترتیب واضح ہوا یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے۔ انہیں کے لیے تقویٰ شرط ہے تو اولاً اس کا حکم فرمایا کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ اب کہ تقویٰ پر قائم ہو کر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہتا ہے اور یہ عادۃً بے وسیلۂ شیخ ناممکن ہے لہٰذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا کہ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اس لئے کہ اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ[۲] اب کہ سامان مہیا ہو لیا اصل مقصود کا حکم دیا کہ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ اس کی راہ میں مجاہدہ کرو لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ فلاح احسان پاؤ جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ اِنَّہٗ ھُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلٰی مَنْ بِہِ الصَّلَاحُ وَالْفَلَاحُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔[۳] اٰمین

ثُمَّ اَقُوْلُ یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس راہ میں فلاح وسیلہ پر موقوف کہ اسے اس پر مرتب فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہاں بے پیر افلاح نہ پائے گا۔ اور جب فلاح نہ پائے گا خاسر ہوگا

---

[۱] اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اسکی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جان لڑاؤ اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۱۲ [۲] پہلے ساتھی تلاش کرو پھر راستہ لو ۱۲ [۳] ترجمہ اللہ ہمیں فلاح والوں میں کرے اس رحمت کے فضل سے جو فلاح والوں پر کی بیشک وہی بڑا مہربان رحم والا ہے اور اللہ درود و سلام و برکت اتارے ان پر جن کے صدقہ میں ہر صلاح و فلاح ہے ان کے آل و اصحاب اور ان کے بیٹے حضور غوث الاعظم اور ان کے سب گروہ پر آمین ۱۲ [ع] تھوڑے پر صبر کرنے والا۔

تو حزب اللہ سے نہ ہوا حزب شیطان سے ہوگا کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ سنتا ہے شیطان ہی کا گروہ خاسر ہے۔

الا ان حزب الله هم المفلحون۔

سنتا ہے اللہ ہی کا گروہ فلاح والا ہے تو دوسرا جملہ بھی ثابت ہوا کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے جس کا بیان ابھی گذرا نسأل اللہ العفو والعافیۃ

حاصلِ تحقیق

بالجملہ حاصل تحقیق یہ چند جملے ہوئے۔

۱، ہر بدمذہب فلاح سے دُور ہلاکت میں چور ہے مطلقاً بے پیرا ہے اور ابلیس اس کا پیر اگرچہ بظاہر کسی انسان کا مرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہ سلوک میں قدم رکھے یا نہ رکھے ہرطرح لا یفلح وشیخہ الشیطان کا مصداق ہے۔

۲، سُنّی صحیح العقیدہ کہ راہ سلوک میں نہ پڑا اگر فسق کرے تو فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان۔ بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مرید ہوا اُسکا مرید ہے ورنہ مرشد عام کا

۳، یہ اگر تقویٰ کرے تو فلاح پر بھی ہے اور بدستور اپنے شیخ یا مرشد عام کا مرید غرض سنی کہ مَضایقِ سلوک میں نہ پڑا کسی خاص بیعت نہ کرنے سے بے پیرا نہیں ہوتا نہ شیطان کا مرید ہاں فسق کرے تو فلاح پر نہیں اور متقی ہو تو مفلح بھی ہے۔

۴، اگر مضایق سلوکؔ میں بے پیر خاص قدم رکھا اور راہ کھلی ہی نہیں نہ کوئی مرض مثل عجب والکار پیدا ہوا تو اپنی پہلی حالت پر ہے اس میں کوئی تغیر نہ آیا شیطان اس کا پیر نہ ہوگا اور متقی تھا تو فلاح پر بھی ہے۔

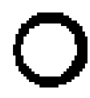
۵، یہ مرض پیدا ہوئے تو فلاح پر نہ رہا اور بحالتِ انکار وفسادِ عقیدہ مریدِ شیطان بھی ہو گیا۔

لہ مضایق: مَضیق کی جمع: مراد سلوک کی دشوار راہیں۔

۶، اگر راہ کھلی تو جب تک پیر ایصال کے ہاتھ پر بیعت ارادت نہ رکھتا ہو غالب ہلاک ہے اس بے پیرے کا پیر شیطان ہوگا اگرچہ بظاہر کسی ناقابل پیر یا محض شیخ ایصال کا مرید یا خود شیخ بنتا ہو

۷، یا اگر محض جذب ربانی کفالت فرمائے تو ہر بلا دور ہے اور اس کے پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الحمد للہ یہ وہ تفصیل جمیل و تحقیق جلیل ہے کہ ان اوراق کے سوا کہیں نہ ملےگی۔ بیس برس ہوئے جب بھی یہ سوال ہوا اور ایک مختصر جواب لکھا گیا تھا جس کی تکمیل و تفصیل یہ ہے کہ اس وقت قلب فقیر پر فیض قدیر سے فائض ہوگی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔



لہ مضایق: مضیق کی جمع: مراد سلوک کی دشوار راہیں۔

علم دوست حضرات کے لیے

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فکر انگیز علمی و تحقیقی رسائل

الاستمداد

علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(قرآن و حدیث و اجماع امت)

مسجد میں اذان منع ہے

زمین ساکن ہے

امام احمد رضا اور شیعہ

حقوق اولاد و والدین

میت کا کھانا ناجائز ہے

احکام ترتیل تجوید کے قواعد مسائل

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

علم دوست حضرات کے لیے

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فکر انگیز علمی و تحقیقی رسائل

الاستمداد

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(قرآن و حدیث و اجماعِ امت)

مسجد میں اذان منع ہے

زمین ساکن ہے

امام احمد رضا اور شیعہ

حقوق اولاد و والدین

میت کا کھانا ناجائز ہے

احکام ترتیل
تجوید کے قواعد مسائل

مسلم کتابوی
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور